

متفرق سوالات

[المورد میں خطوط اور ای میل کے ذریعے سے دینی موضوعات پر سوالات موصول ہوتے ہیں۔ جناب جاوید احمد غامدی کے تلامذہ ان سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ یہاں ان میں سے منتخب سوال و جواب کو افادہ عام کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔]

بارانی اور نہری زمین کی شرح زکوٰۃ میں فرق کی وجہ

سوال: بارانی زمین کی زکوٰۃ کی شرح دس فی صد اور نہری زمین کی پانچ فی صد کیوں ہے؟ جبکہ بارانی زمین پر فصل کم آتی ہے اور اگر کبھی بارش نہ ہو تو فصل آتی ہی نہیں اور نہری زمین پر سال میں تین تین فصلیں بھی آتی ہیں۔ نیز یہ بتائیے کہ حکومت کو جو مالیہ دینا پڑتا ہے کیا وہ زکوٰۃ میں سے منہا کیا جائے گا، یعنی کیا اتنی زکوٰۃ کم دینا ہوگی؟ (اے کے فریدی)

جواب: بارانی زمین پر پانی وغیرہ کا کوئی خرچ نہیں ہوتا، چنانچہ اس پر زکوٰۃ کی شرح دس فی صد رکھی گئی ہے، کیونکہ اس کی فصل کم خرچ سے حاصل کی جاتی ہے۔ نہری زمین سے اگر فصلیں زیادہ حاصل ہوتی ہیں تو پانی وغیرہ کے اضافی اخراجات بھی بہت ہوتے ہیں، لہذا اس پر زکوٰۃ کی شرح پانچ فی صد رکھی گئی ہے۔ نہری زمین سے اگر تین فصلیں حاصل ہوتی ہیں تو زکوٰۃ ان تینوں فصلوں پر لگتی ہے۔

البتہ آج کل چونکہ بارانی اور نہری، دونوں نوعیت کی زمینوں کی زراعت پر باقاعدہ کئی قسموں کے اخراجات ہوتے ہیں، لہذا ہمارے نزدیک اب یہ یکساں نوعیت کی زمینیں شمار ہوں گی، چنانچہ اب زمین پر زکوٰۃ عشر نہیں نصف

عشر ہی ہوگی۔

حکومت کو جو مالیہ وغیرہ دینا پڑتا ہے، اتنی رقم زکوٰۃ میں سے منہا کر لی جائے گی۔

کیا تنخواہ پیداوار ہے؟

سوال: پیداوار کی زکوٰۃ ظاہر ہے کہ کسی پیداوار ہی پر لگتی ہے، جیسے کہ کھیت میں فصل پیداوار ہوتی ہے اور کارخانے میں کوئی مصنوعہ شے۔ لیکن تنخواہ جو محنت کا معاوضہ ہے، اسے پیداوار کیسے کہا جاسکتا ہے؟

(اے کے فریدی)

جواب: معیشت کی دنیا میں محنت کرنے والے تنخواہ دار کو 'Services produce' کرنے والا قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جو سروسز اس کی پیداوار ہیں ان کے دس فی صد پر زکوٰۃ ہونی چاہیے۔

قابل زکوٰۃ تنخواہ

سوال: ماہانہ کتنی تنخواہ پر پیداوار کی زکوٰۃ عائد ہوگی اور یہ زکوٰۃ بنیادی تنخواہ پر عائد ہوگی یا مجموعی تنخواہ پر؟

(اے کے فریدی)

جواب: زکوٰۃ مجموعی تنخواہ پر عائد ہوگی۔ رہا یہ معاملہ کہ کتنی تنخواہ ہو تو اس پر پیداوار کی زکوٰۃ کا اطلاق ہوگا تو اس سلسلے میں اصلاً حکومت ہی کو قانون سازی کرنا ہوگی، جب تک حکومت اس ضمن میں کوئی قانون سازی نہیں کرتی، ہمارے خیال میں اگر کسی کی آمدنی اس کی بنیادی ضروریات سے اتنی زیادہ ہے کہ وہ قرض لیے بغیر دس فی صد زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے تو اس پر یہ زکوٰۃ لگے گی۔

قدمائیں تنخواہ پر زکوٰۃ کا تصور

سوال: کیا تنخواہ پر پیداوار کی زکوٰۃ کا تصور خلفائے راشدین کے دور میں پایا جاتا تھا اور کیا جمہور علما

اس زکوٰۃ کے قائل ہیں؟ (اے کے فریدی)

جواب: جمور علما تنخواہ پر اس زکوٰۃ کے قائل نہیں ہیں، کیونکہ انھوں نے 'Services produce' کرنے کو پیداوار سے ملحق نہیں کیا، یعنی انھوں نے اس معاملے میں نئی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے تاحال کوئی اجتہاد نہیں کیا۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں نہ تنخواہ دار طبقہ اتنی بڑی تعداد میں موجود تھا اور نہ اس وقت تنخواہوں کے حوالے سے ایسی قانون سازی کرنا کسی فقیہ کے لیے ممکن تھا۔

تنخواہ پر زکوٰۃ، ٹیکس اور مال پر زکوٰۃ

سوال: کیا ایک آدمی کو اپنے مال پر زکوٰۃ بھی دینا ہوگی اور حکومت کے ٹیکسز بھی دینا ہوں گے؟ نیز اگر تنخواہ پر پیداوار کی ماہانہ دس فی صد زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد سال کے آخر پر کچھ رقم جمع ہو جاتی ہے تو کیا اس پر مال کی زکوٰۃ بھی عائد ہوگی۔ (اے کے فریدی)

جواب: ادا شدہ ٹیکس کی رقم زکوٰۃ میں سے منہا کر کے زکوٰۃ دی جائے گی۔ پیداوار کی زکوٰۃ الگ ہے اور مال کی زکوٰۃ الگ۔ اگر سال کے آخر پر جمع شدہ مال نصاب سے زیادہ ہوگا تو اس پر مال کی زکوٰۃ الگ سے عائد ہوگی۔

امیر اور غریب کے لیے یکساں شرح زکوٰۃ

سوال: شرح زکوٰۃ امیر اور غریب آدمی کے لیے یکساں کیوں ہے؟ غریب آدمی تو بہت مشکل سے اپنے گھر ہی کا خرچ چلاتا ہے، جب کہ دولت مند لوگوں کی آمدنی کروڑوں اور اربوں میں ہوتی ہے۔ چنانچہ حکومت جو ٹیکس لگاتی ہے اس کی شرح امیر اور غریب کے حوالے سے یکساں نہیں ہوتی، لیکن زکوٰۃ کی شرح کا معاملہ یہ نہیں ہے، کیوں؟ (اے کے فریدی)

جواب: پہلی بات تو یہ ذہن میں رہے کہ زکوٰۃ کسی غریب آدمی سے ہرگز نہیں لی جاتی، بلکہ یہ اس کو دی جاتی ہے۔ اسلام کے نزدیک اصول یہ ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو زکوٰۃ دینا ہوگی اور جو شخص بھی ان لوگوں کے دائرے میں آجائے جن پر زکوٰۃ صرف کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ اپنی ضروریات کے لیے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ لہذا

ایسا شخص جو صاحب نصاب ہے، لیکن اسے خود بھی زکوٰۃ کی ضرورت ہے تو ہمارے خیال میں وہ زکوٰۃ لے بھی سکتا ہے۔ جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک صاحب نصاب کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ زکوٰۃ اپنی حقیقت میں عبادت ہے، لہذا اسے ٹیکس کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ جو لوگ اس عبادت کے مکلف قرار پائیں گے یعنی صاحب نصاب ہوں گے، ان کے لیے شرحوں کا فرق موزوں نہیں، بلکہ وہ یکساں ہی ہونی چاہیں۔ البتہ اگر ان کی آمدنی کروڑوں اور اربوں میں ہوگی تو زکوٰۃ بھی اسی حساب سے کروڑوں یا لاکھوں ہی میں ہوگی۔ لہذا، معاملہ عادلانہ ہی رہے گا۔ اور جو لوگ صاحب نصاب ہوتے ہوئے کسی وجہ سے زکوٰۃ کے مستحق ہو جائیں گے وہ زکوٰۃ دیتے ہوئے، زکوٰۃ لے بھی سکیں گے۔

پیداوار پر زکوٰۃ کی شرح کا اصول

سوال: مال اور پیداوار پر زکوٰۃ کی شرح کا اصول کیا ہے؟ کرایوں سے ہونے والی آمدنی اور جائداد کے طور پر پڑی ہوئی زمین پر مال کی زکوٰۃ عائد ہوگی یا پیداوار کی، اس معاملے میں غامدی صاحب کا نقطہ نظر کیا ہے؟ (اے کے فریدی)

جواب: مال اگر حد نصاب سے زائد ہو تو اس پر کل مال کا ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ عائد ہوگی۔ پیداوار اگر اصلاً محنت یا اصلاً سرمایے سے وجود میں آئے تو نصاب سے زیادہ پیداوار پر کل پیداوار کا ۱۰ فی صد زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگا اور اگر محنت اور سرمایہ، دونوں کے تعامل سے وجود میں آئے تو پھر اس کا ۵ فی صد زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگا۔

بعض جدید ذرائع آمدن کے مال یا پیداوار سے الحاق کے بارے میں استاذ محترم غامدی صاحب کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ”جو کچھ صنعتیں اس زمانے میں وجود میں لائیں اور اہل فن اپنے فن کے ذریعے سے پیدا کرتے اور جو کچھ کرایے، فیس اور معاوضہ خدمات کی صورت میں حاصل ہوتا ہے، وہ بھی اگر منطاط حکم کی رعایت ملحوظ رہے تو پیداوار ہی ہے۔ اس وجہ سے اس کا الحاق اموال تجارت کے بجائے مزروعات سے ہونا چاہیے اور اس معاملے میں وہی ضابطہ اختیار کرنا چاہیے جو شریعت نے زمین کی پیداوار کے لیے متعین کیا ہے۔

چنانچہ اس اصول کے مطابق کرایے کے مکان، جائدادیں اور دوسری اشیا اگر کرایے پر اٹھی ہوں تو مزروعات کی

اور اگر نہ اٹھی ہوں تو ان پر مال کی زکوٰۃ عائد کرنی چاہیے۔“ (قانون معیشت ۱۴۱)

پنشن پر زکوٰۃ

سوال: کیا پنشن پر بھی اسی طرح پیداوار کی زکوٰۃ عائد ہوگی جیسے تنخواہ پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے؟

(اے کے فریدی)

جواب: پنشن پر پیداوار کی زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ رقم نہ اصلاً محنت سے حاصل ہوئی ہے، نہ اصلاً سرمایے سے اور نہ ان دونوں کے تعامل سے، بلکہ یہ سابقہ خدمات کے صلے میں دیا جانے والا ایک 'Benefit' ہے۔ البتہ اگر کسی کے ہاں سال گزرنے کے بعد یہی پنشن حد نصاب سے زیادہ سرمایے کی صورت اختیار کر جاتی ہے تو پھر اس پر ڈھائی فی صد کے حساب سے مال کی زکوٰۃ لگے گی۔

پیداوار کی زکوٰۃ زمین کی مقدار پر نہیں

سوال: کتنے ایکڑ زمین پر پیداوار کی زکوٰۃ عائد ہوگی؟ (اے کے فریدی)

جواب: پیداوار کی زکوٰۃ ایکڑوں کے حساب سے نہیں ہوا کرتی، بلکہ پیداوار کی مقدار اگر حد نصاب سے زیادہ ہو تو پھر اس پیداوار پر یہ زکوٰۃ لگتی ہے۔